بچوں کے لیے دلچسپ تفریحی حیرت انگیز منفرد کہانیاں

بارہ رنگوں والی چڑیا

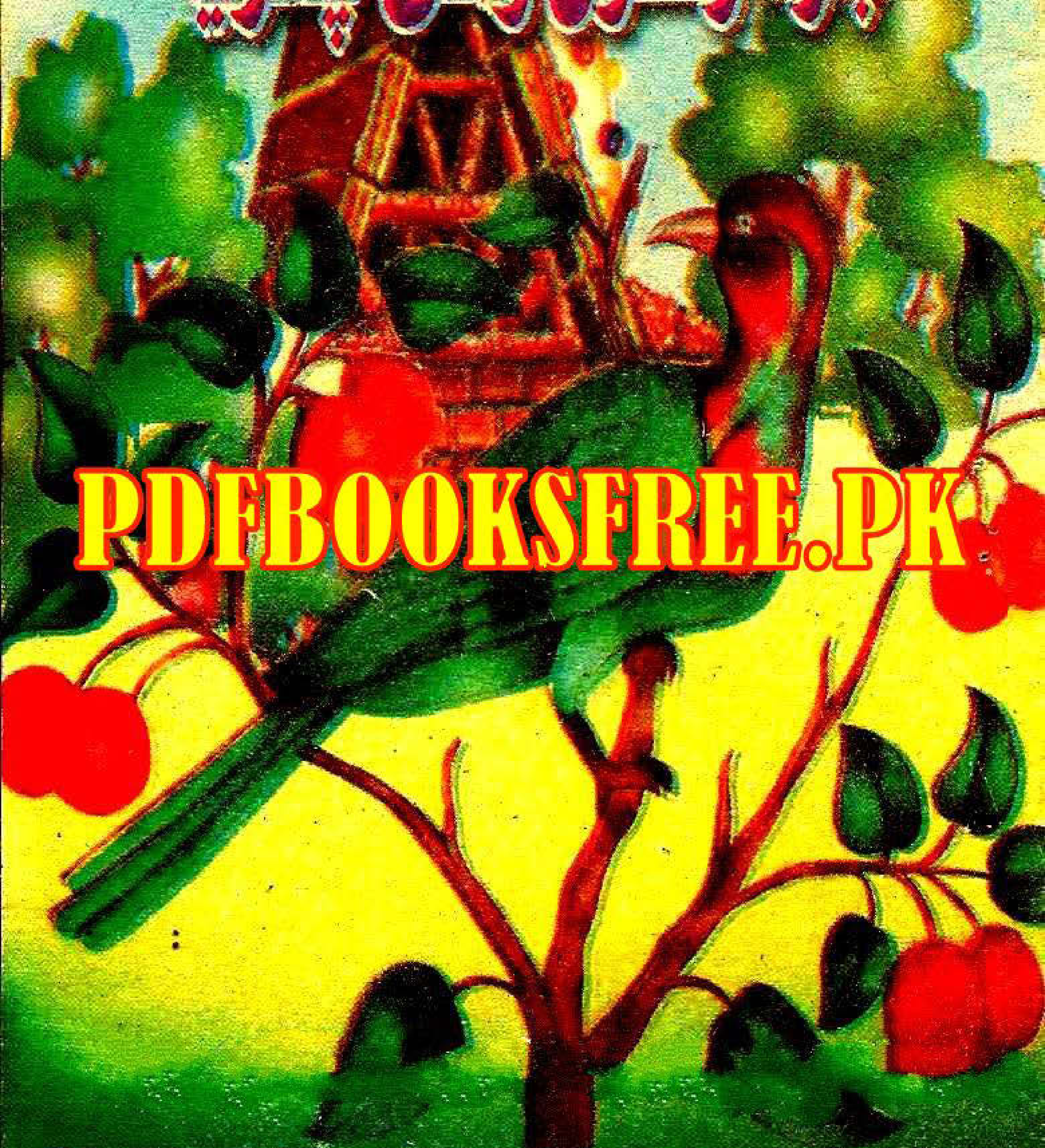

شیراز علی مسکراہٹ

پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری مزیدار کہانیاں

بارہ رنگوں والی چڑیا

تحریر: شیراز علی مسکراہٹ

کمبائنڈ پبلشرز

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

☆جملہ حقوق محفوظ ہیں☆

2010

ناشر	عبدالمجید ساگر
تحریر:	شیراز علی مسکراہٹ
کمپوزنگ	نیکسس سینٹر
ڈیزائن	نیکسس سینٹر
قیمت	5/- روپے
پرنٹر	

کمبائنڈ پبلشرز
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY

بارہ رنگوں والی چڑیا

ہزاروں سال پہلے کا ذکر ہے کہ کسی خوبصورت ملک کے ایک وسیع و عریض گھنے جنگل میں بڑی خوشحالی تھی۔ یہاں سے میٹھے پانی کے کئی چشمے بہتے تھے۔ پھل دار درخت تھے اور سب سے بڑی بات یہاں امن تھا۔ دوسرے جنگلوں میں رہنے والے جانوروں کی طرح یہاں زیادہ خونخواری نہ تھی۔ جنگل کا بادشاہ کوئی نہ تھا

بلکہ سارا انظام خود بخود چل رہا تھا۔

اس جنگل میں بارہ رنگوں والی ایک چڑیا رہتی تھی۔ اس کے جسم سے بارہ رنگ کی خوشبو نکلتی تھی جو اردگرد کا ماحول خوشگوار بنا دیتی تھی۔ یہ چڑیا دس سال بعد صرف دو انڈے دیتی تھی اور ان دونوں انڈوں کو سینے کیلئے وہ چھ ماہ کا عرصہ درکار ہوتا تھا۔

دس سال بعد بارہ رنگوں والی چڑیا نے دو انڈے دیئے۔ انڈوں کی وجہ سے آدھا جنگل میں تیز خوشبوئیں پھیل گئیں اور جانوروں بہت خوش ہوئے۔ ہر کوئی چڑیا کو مبارکباد دینے آتا کیونکہ اسے اپنے بچوں کیلئے بہت عرصہ انتظار کرنا پڑا تھا۔ تاہم ابھی اس کو چھ ماہ مزید انتظار کرنا تھا۔

چھ ماہ کا عرصہ بھی گزر گیا اور انڈوں سے دو

ننھے منے اور بہت ہی پیارے بچے نکل آئے۔ چڑیا ان کی بہت دیکھ بھال کرتی اور دشمنوں سے بچانے کیلئے زیادہ وقت گھونسلے میں ہی رہتی۔ جب بچے صرف دو دن کے تھے تو موسم برسات شروع ہو گیا اور پانچ روز تک مسلسل بارش ہوئی جس کی وجہ سے جنگل میں بڑا سیلاب آ گیا اور بہت کچھ بہہ گیا۔ جنگل پر قیامت اس وقت ٹوٹی جب جنگل کے پاس سے گزرنے والے دریا کا بند ٹوٹ گیا۔ بہت سے درخت جڑوں سے اُکھڑ گئے اور جانور بھی پانی میں بہہ گئے۔ بارہ رنگوں والی چڑیا کا گھونسلا ایک بڑے درخت پر تھا اس لئے وہ محفوظ رہی۔

ایک دن وہ دانہ چگنے کیلئے کافی دور نکل گئی کیونکہ سیلاب کی وجہ سے کھانے پینے کی کوئی چیز حاصل کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔ پھلدار درخت بھی قریب نہ

تھے۔ چنانچہ وہ پوری رات اپنے گھونسلے سے باہر رہی۔ سیلاب میں پانی کی وجہ سے کسی دور دراز مقام سے ایک سانپ بہہ کر جنگل میں آ گیا تھا۔ وہ کافی روز سے بھوکا تھا مگر اسے جنگل میں کوئی بھی چیز کھانے کو نہ ملی۔ کیڑے مکوڑے یا چھوٹے جانور تو سیلاب میں بہہ گئے تھے۔ اب وہ کیا کرتا۔ جب وہ اپنی خوراک کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا تھا تو اس کی نظر بارہ رنگی چڑیا کے بچوں پر پڑی۔ وہ بہت خوش ہوا کیونکہ اس نے اس چڑیا کے متعلق صرف سن رکھا تھا مگر دیکھا کبھی نہیں تھا۔ اب جب اس نے چڑیا کے بچے دیکھے تو اس نے دل میں سوچا کہ چلو آج کئی روز بعد سب سے مزیدار پرندے کے بچے کھانے کو مل گئے۔ چنانچہ وہ بغیر کوئی موقع ضائع کیے درخت پر چڑھنے لگا۔

اسی دوران بارہ رنگی چڑیا بھی اپنے گھونسلے میں واپس آ گئی۔ اس نے جو ایک کالا سانپ دیکھا تو اس کی جان ہی نکل گئی۔ وہ بہت پریشان ہوئی کیونکہ جنگل میں اس کی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا اور وہ خود ایک بڑے سانپ کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ اس نے سانپ سے بہت منت سماجت کی کہ وہ اس کے بچے نہ کھائے مگر سانپ کا بھوک کے مارے برا حشر ہو گیا تھا' وہ نہ مانا۔

آخر بارہ رنگی چڑیا نے سانپ سے کہا کہ وہ اس کے بچے نہ کھائے بلکہ اسے کھا لے۔ سانپ راضی ہو گیا اور اس نے وعدہ کیا کہ وہ چڑیا کے بچے نہیں کھائے گا۔ تاہم سانپ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کہ دو تین روز کے کھانے کا بندوبست خود بخود ہو گیا۔ یعنی پہلے تو پلی ہوئی چڑیا کھاتا اور پھر اگلے روز چڑیا کے بچے کھاتا۔

بارہ رنگی چڑیا کو بھی اس کی مکاری کا پتہ تھا مگر وہ کچھ نہ کر سکتی تھی۔ وہ سانپ کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

پھر جیسے ہی سانپ نے خوش ہوتے ہوئے اپنے منہ میں زہر اکٹھا کر کے چڑیا کو نگلنے کیلئے منہ کھولا۔ چڑیا نے پھرتی سے اس کی زبان اپنی چونچ میں پکڑ لی اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے پوری جان لگاتے ہوئے باہر کھینچ لائی۔ سانپ درد سے بلبلا اٹھا۔ اس نے بہت کوشش کی کہ چڑیا اس کی زبان چھوڑ دے مگر بارہ رنگی چڑیا پوری طاقت آزما کر اس کی زبان کو اکھاڑنے میں کامیاب ہوگئی۔ سانپ مر گیا مگر کچھ ہی دیر بعد بارہ رنگی چڑیا کی حالت بھی خراب ہونے لگی۔ سانپ کا زہر اس کے جسم میں داخل ہو گیا تھا۔ اسے اپنے انجام کے بارے میں پہلے ہی معلوم تھا مگر اسے اپنی جان سے زیادہ اپنے بچوں

کی جان کی فکر تھی۔ اس کا دشمن تو ختم ہو چکا تھا مگر اسے یہ خدشہ لاحق تھا کہ اس کے بچے جو ابھی اُڑ نہیں سکتے وہ بھوک سے مر جائیں گے۔ وہ موت کیساتھ مقابلہ کرتے ہوئے جتنی تیز اُڑ سکتی تھی اُڑی اور ایک پھل دار درخت تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے ایک بڑا اور میٹھا پھل توڑا اور بڑی مشکل سے اسے گھونسلے میں لا کر رکھ دیا۔ پھر درخت کی شاخ پر بیٹھ گئی جہاں کچھ ہی دیر بعد اس کا مردہ جسم پڑا تھا۔ تاہم مرنے سے پہلے وہ اپنے بچوں کی جان بچاتے ہوئے ان کی جوانی تک کی خوراک کا بندوبست کر چکی تھی۔ یہی ایک ماں کی خوبی ہے کہ وہ خود تو قربان ہو جاتی ہے مگر اپنے بچوں کو ذرا سی تکلیف میں بھی نہیں دیکھ سکتی۔

☆ ☆ ☆ ☆

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY

سورج مکھی

پرانے وقتوں کا ذکر ہے کہ دنیا کے شمال میں اس وقت انسانی آبادی نہ تھی۔ ہر طرف جنگل تھے اور جانور تھے۔ پہاڑ تھے دریا تھے اور میٹھے پانی کی جھیلیں۔ یہیں کسی جگہ پر ایک بہت بڑا میدان تھا جس کے چاروں طرف بلند پہاڑ تھے۔ اس وادی سے سورج طلوع ہوتا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ کہیں سے ہجرت کر کے ایک خاندان اس وادی سے کچھ دور رہنے لگا۔ اس خاندان میں ایک چھوٹی سی بچی تھی جسے سورج بہت اچھا لگتا تھا۔ وہ پورا پورا دن اسی کو دیکھتی رہتی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شاید وہ کسی برفانی علاقے سے ہجرت کر کے یہاں آئے تھے اس لئے چھوٹی بچی کو سورج پسند تھا۔

ایک روز لڑکی جب سورج کے طلوع ہونے سے پہلے بیدار ہوئی تھی تو اس نے حیرت انگیز منظر یہ دیکھا کہ سورج کی بڑی بڑی کرنیں اس کے گھر سے کچھ ہی فاصلے پر موجود پہاڑوں کی وادی سے پھوٹ رہی تھیں۔ وہ اس وادی کی طرف بھاگنے لگی۔ جوں جوں وہ ایک بلند پہاڑ پر چڑھ رہی تھی سورج کی

کرنیں گرم اور بڑی ہوتی جا رہی تھیں مگر وہ نہ رکی اور آگے بڑھتی رہی۔ پھر آخرکار وہ اس جگہ پہنچ گئی جہاں سے سورج طلوع ہوتا تھا۔ سورج ابھی نیند سے جاگا تھا اور آسمان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ جب اس کی نظر چھوٹی بچی پر پڑی جو اس کو گھور رہی تھی تو وہ بہت حیران ہوا کہ یہ زندہ کیسے بچ گئی۔ جب اس نے لڑکی سے پوچھا کہ کیا وہ بھی آگ کی بنی ہوئی ہے تو وہ بولی کہ وہ تو مٹی کی ہے۔ سورج نے پھر پوچھا کہ وہ زندہ کیسے بچ گئی تو اس نے بتایا کہ وہ اس سے یعنی سورج سے پیار کرتی ہے۔ اسے کرنیں بہت اچھی لگتی ہیں اور جب گرم گرم کرنیں اس کے جسم کو چھوتی ہیں تو اسے سکون ملتا ہے اور اس کا چہرہ دمک اُٹھتا ہے۔

چھوٹی لڑکی کی بات سن کر سورج بہت خوش

ہوا کیونکہ وہ سمجھتا کہ کوئی اس سے محبت نہیں کرتا اور اس کی گرمی سے سبھی انسان نفرت کرتے ہیں۔ اس نے خوش ہو کر چھوٹی لڑکی سے کہا کہ وہ ہمیشہ اس پر اپنی کرنیں نچھاور کرتا رہے گا۔ چھوٹی بچی بھی خوش ہو کر بولی کہ وہ بھی تب مسکرایا کرے گی جب کرنیں اس کے چہرے پر پڑیں گی۔

اسی دوران سورج طلوع ہونے لگا تو اس کی تپش میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔ لڑکی جو گرم کرنوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی اس کا جسم تپش کی وجہ سے پگھلنے لگا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ پانی کی طرح بہتی ہوئی نیچے میدان میں پہنچ گئی۔ زمین نے پگلی ہوئی لڑکی کو اپنے اندر جذب کر لیا اور پھر کچھ دنوں بعد وہاں ایک پودا اُگا جس پر ایک خوبصورت کلی بھی

موجود تھی۔ اس روز جب سورج کی کرنیں اس کلی پڑیں تو وہ کِھل اُٹھی۔ کچھ دنوں بعد تیز آندھی چلی اور سورج مکھی کے بیج اُڑ کر دنیا کے ہر حصے میں پہنچ گئے۔

☆☆☆

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY

بچوں کے لئے خوبصورت رنگین کہانیاں

قیمت فی کتاب -/25 روپے

مٹر کی بیل
ننھی لڑکی
ننھی جل پری
گلی لیور
مینڈک شہزادہ
سنڈریلا
ڈوروی اور ڈریگن
جادو کا ٹچہ

کھل جا سم سم
علی بابا چالیس چور
خوبصورت پرندے
بادشاہ کے نئے کپڑے
رابن ہڈ اور بادشاہ شیرف
رابن ہڈ اور آلان اے ڈیل
رابن ہڈ اور کنگ رچرڈ
جان کی واپسی

کمبائنڈ پبلشرز

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
B-2 عمر ٹاور حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37248112

بچوں کے لئے دلچسپ اور سبق آموز کہانیاں

قیمت فی کتاب -/25 روپے

- سنڈریلا اور کالی چڑیل
- سنڈریلا اور ظالم جادوگرنی
- سنڈریلا اور کوہ قاف کا جادوگر
- سنڈریلا اور جادوگر ملکہ
- سنڈریلا اور کالا دیو
- پریوں کی کہانیاں
- چڑیلوں کی کہانیاں
- لال سادھو
- پراسرار حویلی
- سبق آموز کہانیاں

قیمت فی کتاب -/ روپے

- طلسمی بونا
- نیک لڑکی اور پری
- عقل مند وزیر
- جنوں کی بستی
- ظالم دیو
- مغرور بادشاہ
- آدم خور بلا
- ننھی پری اور خوفناک دیو
- شہزادی گلبدن
- خونی حویلی

کمبائنڈ پبلشرز

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
2-B عمر ٹاور حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37248112

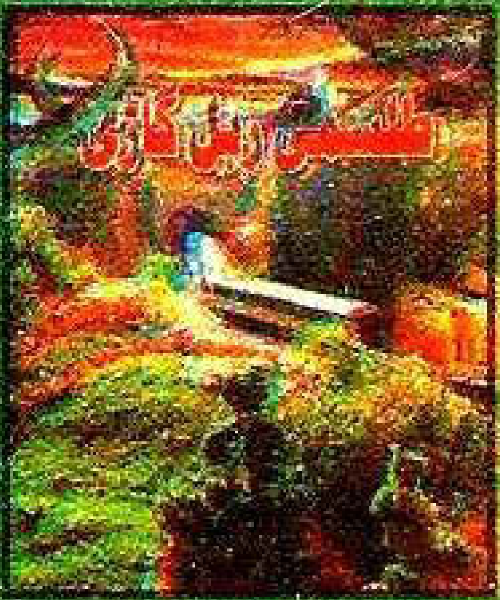
طلسمی ریل گاڑی

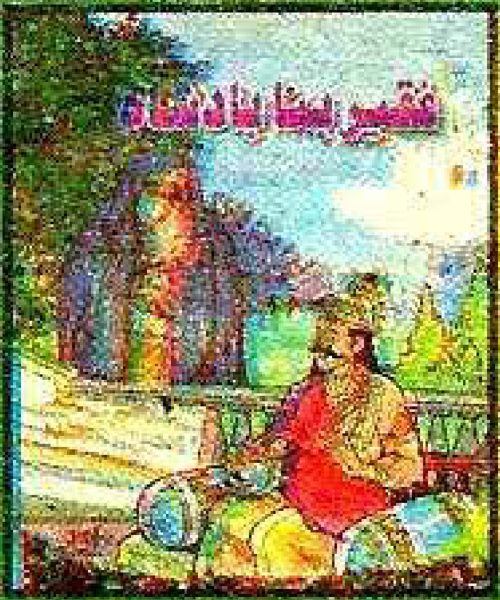
فقیر بنا بادشاہ

نیلی آنکھوں والا لڑکا

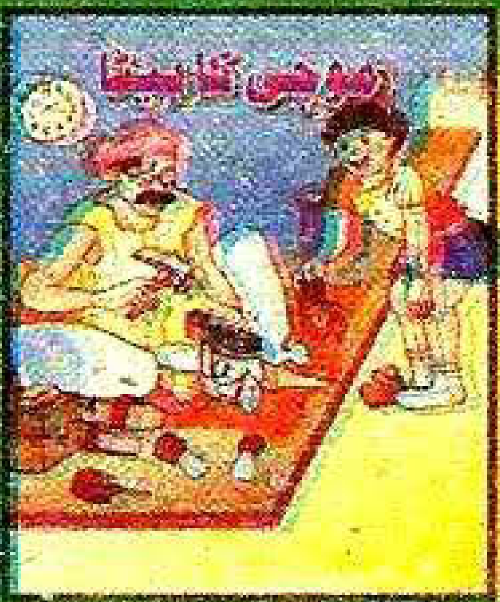
موچی کا بیٹا

جادو کا چراغ

سندر گڑیا اور پری

کمبائنڈ پبلشرز

الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور   B-2 عمر ٹاور اُردو بازار لاہور
042-7248112